

قُلْ إِنَّ كُنُوزَكُمْ مَعَ اللَّهِ فَاَتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
 آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ (آل عمران ۱۰۳)

ایک مجلس حقے تین طلاق



پاسبان حق @ یاہو ڈاٹ کام

Telegram CHANNEL: <https://t.me/pasbanehaq1>



طلاق طلاق طلاق

از مخبر جامع عثمان بن
 طلحہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا شاہ محمد کافور صاحب مدظلہ العالی

محکم دلائل و براہین سے مزین
 اسلامی احکام و مسائل پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تصانیف

محمد جاوید عثمان میمن

خلیفہ مجاز

شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

○ مناجات مصطفیٰ ﷺ (از بر طبع)

○ تجدد و پالیسیوں کی شرعی حیثیت پاسبان حق @ یا مواصلات کام

○ غماز جنازہ کے بعد کی دعا کاظم

Telegram CHANNEL:

○ درود و سلام پر مفضل کنگر

○ قرآن و سنت کی روشنی میں علمی و اعلیٰ ثواب کی اہمیت

○ ایک مجلس کی نین طلاق <https://t.me/pasbanehaq1>

○ مدینہ منورہ کی عظمت و محبوبیت

○ فرض نمازوں کی بعد از نماز دعا کا ثبوت

○ اسلام اور فلک (از بر طبع)

○ شعبان کی پندرہویں رات کی حقیقت

— ملنے کا پتہ —

اسلامی کتب خانہ

علاء بنوری میمکن کراچی نمبر ۶

ایک مجلس
کے

تین طلاق

محمد جاوید عثمان مہین
خلیفہ مجاز

شفیق الامت
حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۃ النور
پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۱۲
کراچی ۵۲۵۰، پاکستان

طباعت و اشاعت کی عام اجازت ہے بشرطیکہ تصدیق نہ کیا جائے

کتاب	➤ ایک مجلس کی نئی طلاق
تالیف	➤ محمد جاوید عکرمی
طبع اول	➤ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ ۲۰۰۱ء
تعداد	➤ ۱۰۰۰
زیر	➤ مکتبہ المنور کراچی
قیمت	➤
رابطہ	➤ محمد جاوید عکرمی، فون: ۲۹۳۳۱۱۰
مطبوعہ	➤ انجمن کیشل پریس، پاکستان چوک۔



ملنے کے چے

- اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی
- مکتبہ عمر فاروقی، جامعہ قادریہ، کراچی
- ادارہ بیت القرآن، اردو بازار، کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- کتب خانہ عطیہ، گلشن اقبال، کراچی
- مکتبہ لقمانی، اردو بازار، کراچی
- ادارہ اسلامیات، ایمرگلی، لاہور

فہرست مضامین

صفحہ	عنوان
۷	۱۔ تقریر: بخاری و مسلمی حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب دامت برکاتہم
۹	۲۔ حرفِ آغاز
۱۵	۳۔ قرآن کریم کا علم
۱۷	۴۔ حلقہ کے معنی
۱۷	۵۔ حلقہ کی قسمیں
۲۰	۶۔ ایک مجلس کی تین حلق
۲۰	۷۔ حلقہ دینے کا شرعی طریقہ
۲۱	۸۔ مولانا عبداللہ قرنی رحمہ اللہ کا فتویٰ
۲۲	۹۔ مولانا عبداللہ قرنی رحمہ اللہ کے فتویٰ کی تشریح
۲۲	۱۰۔ غیر مقلدوں کا فتویٰ
۲۳	۱۱۔ غیر مقلدوں کے فتویٰ کا جواب
۲۸	۱۲۔ دینی حدیث
۲۹	۱۳۔ دوسری حدیث
۲۹	۱۴۔ تیسری حدیث
۳۲	۱۵۔ چوتھی حدیث

۳۳	۱۰۰) پانچویں حدیث	۱
۳۳	۱۰۱) چھٹی حدیث	۱
۳۳	۱۰۲) ساتویں حدیث	۱
۳۳	۱۰۳) آٹھویں حدیث	۱
۳۵	۱۰۴) نویں حدیث	۱
۳۶	۱۰۵) دسویں حدیث	۱
۳۹	امیر المؤمنین حضرت سید علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا فتویٰ	۱
۳۹	حضرت سید امام حسن ابن علی علیہ السلام اور سیدہ اعلیٰ بیگم کا فتویٰ	۱
۳۹	حضرت سیدہ امیرہ بنت عبدالمطلب علیہا السلام کا فتویٰ	۱
۴۰	حضرت سیدہ امیرہ بنت عبدالمطلب علیہا السلام کا فتویٰ	۱
۴۰	حضرت امام طاہر بن کمال علیہ السلام کا فتویٰ	۱
۴۰	حضرت امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا فتویٰ	۱
۴۱	حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ کا فتویٰ	۱
۴۱	حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا فتویٰ	۱
۴۱	حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ علیہ کا فتویٰ	۱
۴۲	حضرت امام مالک رحمہ اللہ علیہ کا فتویٰ	۱
۴۲	حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا فتویٰ	۱
۴۲	حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ علیہ کا فتویٰ	۱
۴۲	حضرت امام مالک رحمہ اللہ علیہ کا فتویٰ	۱
۴۳	حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا فتویٰ	۱
۴۳	حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ علیہ کا فتویٰ	۱

- ۳۳ حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
- ۳۳ حضرت امام حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
- ۳۴ حضرت امام محمد بن عبدالرحمن دمشقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
- ۳۴ حضرت امام حافظ ابن القیم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
- ۳۵ حضرت امام بدر الدین ابو جبرائیل رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
- ۳۵ حضرت تاج محمد بن علی امام شریعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
- ۳۵ علامہ شریٰ کا شریعہ
- ۳۶ علامہ کے کتب، فتویٰ ہونے کی صورت
- ۳۷ محلل اور محلل لہذا، رسول پاک ﷺ کی طرف سے سنت



پاسبانِ حق @ یا مہوڈاٹ کام

Telegram CHANNEL:

<https://t.me/pasbanehaq1>

ماندہ سر حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب غوریؒ کلام مجذوب

دیتا ہے اس طرح ہر رخصت غلام تھا
 ہر اسوا سے غافل شہنشاہ کا میں تھے
 بے غریبی وہ عالم اک کسب خانہ ہے
 رنگ رنگ میں تھوڑے دم ہر صوفی نہیں کے است
 نگر نگر آکر دے جائیں یہ بشارت
 رخصت سے اہل دنیا میرے گناہ سارے
 ہوں اہل غلافی اشرف کا واسطہ ہوں
 اپنے کرم سے کرا لے کہ انکی انکی مثال
 اوروں کے آگے دھوا کرتا نہ لہو کہ سہلا
 دیا جگہ گئے انکی بندوں میں خاص اپنے
 غریبی ہر پہنچ کر اس غریب کو حاصل
 بہت میں ہنم حیرت ہر شاد کام میری
 ہر جملہ انجاء ہے اصحاب دارالہاء ہے

وہ دل میں باد تھکی وہ لب پہ نام تھا
 وہ جان و دل سے حاضر ہی کہ کام تھا
 کرا سر اس ہم کا دلی ہے کام تھا
 تھوڑے ہی کی رخصت نور احرام تھا
 تھوڑے ہی کے سبے مبارک مسی غلام تھا
 وہ بڑا ہوا نہ دیکھوں میں انعام تھا
 شایخ ہر ہر نی ہے خیر الامام تھا
 اس کے خطاب کا وہ بے ہر کام تھا
 آگے تھوڑے ہی ہے خاص غلام تھا
 وہ خفقہ ہر کا وہ دار غلام تھا
 تھوڑے ہی کے ہاتھوں کوڑ کا ہم تھا
 وہ وہ بے ہر اس کا نام تھا
 دالم صلوٰۃ تھی ہم غلام تھا

دہلی میں کا دگڑا مجذوب وہ پکا ہے

اب تمہے فضل کرا کا وہ ہے کام تھا

مکمل مجذوب صلی علیہ وسلم



مخدومی و محترمی حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب دامت برکاتہم
مفتی و مدرس جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ و کلی سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد!

طلاق ایک ایپندیہ مباح چیز ہے جب کہ کبھی کبھی اس کی اشد ضرورت بھی پیش
آتی ہے اس لئے اس ایپندیہ چیز کو بوقت ضرورت استعمال کرنے کے لئے شریعت
نے کچھ ضابطے بھی مقرر کئے ہیں۔

ان میں سے ایک یہ کہ یہ طلاق تب ہی استعمال کرے کہ جب اس کی ضرورت
در پیش ہو جذباتی اقدام کے طور پر نہ ہو۔ دوم یہ کہ اگر طلاق دینی ہو تو ایک پر اکتفا کیا
جائے اور اگر تین طلاقیں دینی ہوں تو ایک طلاق پاکی کے زمانہ میں دی جائے۔ پھر
دوسرے ہاکی دو سری پاکی میں دو سری طلاق، پھر تیسری پاکی میں تیسری طلاق دے۔
اس طرح سے فریقین کو سوچ بچ کر قدم اٹھانے کا موقع مل جاتا ہے، ایک وقت تین
طلاق دینے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ ایسا کرنے سے طلاق تو تینوں ہو جاتی ہیں مگر عام
طور پر لوگ عام ہی ہوتے ہیں اور یہ طریقہ شریعت کے ساتھ مذاق بھی ہے۔

لیکن کیا کہا جائے ان مسلمان بھائیوں کے بارے میں کہ ایک تو وہ ضروری اور
بعد فرض دینی مطلقات حاصل نہیں کرتے اور پھر خود لفظی اور حماقت کر کے بیک
وقت تین طلاق دیکر دوبارہ پھرتے رہتے ہیں کہ کہیں سے کوئی کنہائش کا پردہ نہ مل
جائے اور پھر شریعت اور اہل شریعت پر تنقید کرتے ہوئے نہیں شہاتے کہ دین میں
کنہائش کیوں نہیں، حتیٰ کہ اپنے مذہب کو خیر باد کہہ کر غلط مذہب اختیار کرنے میں بھی

خدا کا خوف نہیں کرتے۔

”برادرِ م جناب مولانا محمد جاوید عثمان یمن صاحب“ نے اس موضوع پر روشنی ڈال دی اور اس اہم مسئلہ پر کئی کچھ لکھا ہے جو ”ایک مجلس کی تین طلاق“ کے نام سے معنوں ہے ماشاء اللہ انہوں نے محنت سے اس موضوع پر بعض غلط فہمیوں کا کافی روشنی ڈیال ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کی محنت کو شرف قبولیت سے نوازے اور امت مسلمہ کے لئے نافع بنائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی غیر خلقہ محمد و آلہ

و صحبہ اجمعین

لکھنؤ
محمد عیسیٰ القادر

۱۵ مارچ ۲۰۲۱ء

۱۵ - ۱۶ - ۲۰۲۰



پاسبانِ حق @ یا مہوڈاٹ کام

Telegram CHANNEL:

<https://t.me/pasbanehaq1>

حرف آغاز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين، ولا عدوان الا على
الظالمين، وفصلوا في الاسلام على سيدنا محمد وآله وصحبه
اجمعين

جب کسی مسلمان مرد کا کسی مسلمان عورت کے ساتھ نکاح ہو جائے تو اس کے
بعد زندگی بھر ایک دوسرے کو چاہنے اور نہانے کی کوشش کرنی چاہئے اس لئے کہ یہاں
بیوی کا قتل یہ زندگی بھر کا قتل ہے اور مرد کا ساتھ ہے ایک ایک لمحہ کی وفات ہے اور
نکاح زندگی بھر نہانے کے لئے ہوتا ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو ان کی طرح سے بھائی ہے اور نہانے کا حکم
دیا ہے ایک حدیث میں ہے کوئی عورت کسی مرد کی عورت سے اٹکے بغیر نہ رکھے
یعنی یہ نہ کرے کہ اس کو اٹکے ”کنہم“ قرہ دے دے اور یہ کہے کہ اس میں تو کوئی
اچھائی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر اس کی کوئی بات چہند ہے تو اس کی دوسری کوئی بات پسند
بھی ہوگی۔ اور اسلام شکوہ سنت ہے ۱

قرآن کریم میں بھی اٹکے دقتانی عمل جلالہ کا ذکر ملتا ہے۔

﴿لَا تَنْفَرُ كَرْتَمُومٍ لِّمَعْسَىٰ اِنْ تَكَوْهُوَ اَشْيَا وَتَجْعَلِ اللّٰهُ ضِيَةً
خَيْرًا كَثِيرًا﴾

یعنی اگر تمہیں وہ عورتیں پسند نہیں جو قہری نکاح میں آئیں، تو اگرچہ
وہ تمہیں پسند ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں بہت خیر رکھا

ہو۔ ۷

اس لئے حکم یہ ہے کہ اپنے دماغ کی طرف نگاہ کرو اس سے تمہارے دل کو تسلی
میں ہوگی اور طلاق کا راستہ بھی بند ہو گا کیونکہ طلاق دینا اسلام کے مزاج کے خلاف
ہے۔

جب نابہتہ اسلام کا مزاج نصیراً تو عورت کی جانب سے طلاق کا سوال اٹھتا ہوا
غیر اسلامی فعل ہو گا۔

میں بیوی کے آپس میں اگر اختلاف ہو جائے اور اختلافات شروع ہو جائیں تو اس
موقع پر قرآنی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرنے کے بجائے جہالت پر اتر آتے ہیں
قرآن کریم نے صلح مسالٰی کے ذریعہ اختلافات ختم کرنے کا جو حکیمانہ نظام وضع کیا ہے
اس کو چھوڑ کر زوراً اختلاف قائم کر لیا لیتے ہیں پس تمہیں طلاق دے دی اور دیکھتے ہیں کہ
فصلہ لے کر نے کا یہی سناؤ نکلے ہے اس کے بعد جب حکم ہوتا ہے کہ اس سے چری
حرام ہو چکی ہے اب بیوی کو اپنے پاس روکے گا کوئی راستہ نہیں ہے اب ہوئی آتا ہے
کہ کتنی چری غلطی کر بیٹھا ہوں یہ چلی کے عالم میں بھاگے بھاگے مقہور کرام کے پاس
آتے ہیں کہ جناب فہم میں تمہیں ملائیں دے دی ہیں، بچے چھوٹے چھوٹے ہیں ان کو
کوئی منہ جانے والا نہیں۔ ہم دونوں میں بیوی میں اتنی محبت ہے کہ ایک دوسرے
کے بغیر رہی نہیں سکتے کوئی راستہ بتائیے اس کا کیا کفارہ ہے؟ مقہور کرام اب فتویٰ
دیتے ہیں کہ اب کوئی راستہ نہیں رہا آپ نے خود ہی اپنی جہالت سے تمام راستے ختم
کر لئے اور تمہیں ملائیں دے دیں۔ اب لوگوں کے کہنے پر یہ شخص غیر مقلدین اور

بلاورن قسم کے سولہویں اور مقلدین کے پاس جا کر اپنا ایمان خراب کرتا ہے اور یہ غیر مقلدین جو غلط فتویٰ دے کر تین مقلدین دینے والے کی مقلد بن کر ہی اس کے لئے نفسی حرام ہو جاتی ہے (اگر پھر طلاق دینے والے کی طرف لوٹا کر بیٹھ کے لئے اس فعل حرام کے مرتکب ہونے کا موقع فراہم کر کے طلاق دینے والے مردوں اور مقلد بیویوں پر قلم عظیم کرتے ہیں یاد رکھئے کہ اس فعل حرام کا وہاں پر مقلد کا یہ غیر مقلدین اور بلاورن اہدیت پسند اسماعیلی بائبل بتاتے ہیں ان پر بھی تاکید ہو رہی ہے جتنا ظالمین پر بلکہ ظالمین کے فعل حرام سے وجود میں آنے والی نسل حرام اور پھر نسل در نسل اس قسم سلسلے کا وہاں بھی ان غیر مقلدین مقلدین پر ہی ہو رہی ہے کیوں کہ انہوں نے ہی منسوخ حدیث سے استدلال کر کے اور دوسری احادیث کا مفہوم غلط سمجھ کر اہانت میں حرام کاری کا دوراں نکھولا اور خود اس کے تمام ہتھ دہرے۔

خداوند! یہ تیرے ساتھ دل بندے کو حرام نہیں

کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطان بھی عیاری

جاننا چاہیے کہ موجود دور فتنہ و فساد کا دور ہے۔ کفر و کفران بے دینی کی ہوش ربا آندھیاں اٹھ رہی ہیں۔ بد مذہبی، لادینی نئی نئی صورتوں میں نمودار ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کو ایمان سنبھالنا مشکل ہو گیا ہے۔ وہ شخص ہی اس وقت ایمان سنبھال سکتا ہے جو کسی معمول پر گلا بندے کے دامن سے وابستہ ہو۔ دور حاضر کے فتنوں میں سے ایک خطرناک فتنہ غیر مقلدیت (عام نہلوائل) ہے۔ یہ غیر مقلدوں کا طریقہ ہے کہ اپنے مخالف کی بیان کردہ حدیث کو ضعیف کہہ دیتے ہیں انہیں صرف ضعیف کا سنی بار ہے ان کے اس ضعیف ضعیف کی رٹ لگانے نے آج مسلمانوں میں "مکھرین حدیث" پیدا کر دی ہے۔ جو کہنے لگے کہ کسی حدیث کا اعتبار نہیں۔ سب ضعیف ہی ہیں صرف قرآن کو مانو۔ نیز مقام تعجب یہ ہے کہ غیر مقلدین اپنے آپ کو ائمہ حدیث تو کہتے ہیں مگر حقیقت میں یہ مکھرین حدیث کی فخریہ ادھیٹ ہے۔ غیر مقلدین نے ۱۸۸۸ء میں

اپنے لئے انگریزوں سے اٹھ بیٹ کا مذاق کرنا تھا۔

(در سال اشاعت ۱۸۵۷ء جنگ آزادی ۱۸۵۷ء)

بچے کے تم اور نہ ساجی تہلے سے

اگر آؤ ڈوبو تو ڈوبے گا سارے

مگر ساتویں صدی ہجری میں غلام ابن قتیبہ رحمہ اللہ علیہ اور غلام ابن قتیبہ رحمہ اللہ علیہ کے اختلاف کی بنا پر توحید یہ مسک ایک "انتکافی" و "وفاقی" مسک بن گیا ہے۔ اگر یہ دونوں حضرات اپنے دور میں جمہور امت سے اختلاف نہ کرتے تو آج کسی کو اس حق مسک کے خلاف لب کشائی کی جرات ہی نہ ہوتی۔

غلام ابن قتیبہ کو خاص اس طلاق کے مسک پر حکومت وقت نے ٹوٹ پر ہٹا کر دور سے لڑا کہ شہر میں گنت کروڑ کے سخت قویوں کے بعد سوائے قتیبہ بھی وہی تھی کہ تک اس وقت تک نہیں طلاق کو ایک قدامدے کر شوہر کے لئے جھڑپوں کو حلال قرار دینا نہ صرف جمہور انکار میں تاخیر و اجلاصت کے خلاف تھا بلکہ یہ شیعوں کا شعار بھی تھا۔

اس میں شک نہیں کہ یہ دونوں حضرات بہت بڑے امام اور مجدد تھے۔ مگر اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ ان کی ہر رائے اور ہر فیصلہ کو آگے بند کر کے قبول کر لیا جائے۔ کیونکہ کوئی بھی بات محض دلائل کی قوت کی بنا پر تسلیم کی جاسکتی ہے۔ نہ کہ کسی کی شخصیت کی بنا پر۔ اور یہ ایک ایسا اصول ہے جس میں کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ ظاہر ہے کہ ہر امام اور مجدد ظلمی کر سکتا ہے اور ظلمی سے پاک صرف انبیاء کرام علیہ السلام کی ذات باریکات ہی ہو سکتی ہے۔ جتنا شرعی مسائل میں شخصیت پرستی کے بجائے دلائل کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ ورنہ سرورِ شمس حیات کم ہو جائے گا۔

سکھات عمل سے کہ یہ غافل ہیں تو چنگ ہوں

دلدار کام ہے، نیک اور بد کا ان کو سمجھا

احقر اس رسالہ کا نام ”ایک مجلس کی تین طلاق“ رکھتا ہے، آخر میں تمام پکار گئے،
 ناشرین، کتابخانیں، مسلمانوں سے غلوں دل سے درخواست ہے کہ وہ اس رسالہ کو پڑھتے
 ہوئے اپنی مقبول دعاؤں میں احقر کو ضرور یاد رکھیں، یہ مجلس آئندہ شفیق الامت حضرت
 اقدس عارف باطن سیدی و مرشدی و محبوبی حضرت مولانا شاہ عمر فاروق صاحب
 سکھروی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم اور لگم کی کرامت اور قلب مبارک کی تاثیر اور فیض
 عام کے برکات ہیں جس سے احقر آشنائیکہ پنٹم بصیرت کی ایک اور نئی جھلک حاصل
 ہونے کے بعد دل و زبان بے اختیار یہ کہنے پر مجبور ہے کہ یہ سب کچھ میرے آقا سید
 و مولانا شفیق الامت رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قدموں میں بیٹھنے کی برکتیں ہیں جس کے
 سبب آج احقر کی یہ کتاب پایہ تکمیل کو پہنچ رہی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ جمل جلال و کم
 نوالہ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرما کر نہایت کا ذریعہ بنائے اور اس کا ثواب
 میرے محبوب شیخ شفیق الامت رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پہنچائے۔ (آمین ثم آمین)

رحمۃ اللہ علیہ

غاک زیرِ فطین شفیق الامت

ماسی و ناٹلی نور جلدیہ عین عین علی

۱۵ / شعبان ۱۴۳۱ھ ۲۰۱۰ء



گزارش :- اس کتاب کو حفاظت سے رکھیں خدشہ ذکر میں
 اگر ضرورت پوری ہو جائے تو کسی دوسرے شخص کو دے دیں۔

تسلیف

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد فاروق صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز

مارل ہند کی ایسٹ حضرت مولانا محمد مسیح اللہ صاحب دمر اٹھ تعالیٰ

- | | |
|-------------------------------|-------------------------------------|
| (۱) بخشی شرمیل از تہجد ہوا | (۱) غار شریفہ و شریف (انگریزی) |
| (۲) ذکر مسیح اوست | (۲) حاسن کے لیل و لہر |
| (۳) اللہات فاروقی | (۳) طاری لہر |
| (۴) حکم احکام | (۴) حکم موقت |
| (۵) حکم زیارت | (۵) رضائے کونج |
| (۶) سواطیر ہر | (۶) طریقت شمس |
| (۷) خیال و حیات | (۷) سہولیات ہند |
| (۸) لکھنؤ | (۸) سلم کابل |
| (۹) ہولناکی | (۹) استغفار طے کو ہند ہے |
| (۱۰) نوخام الماس ہے | (۱۰) دارالعلوم زکریا کے علم سے نکلے |
| (۱۱) رہی ہلے "کچھ سدا رہی ہے" | |

پاس بیان حق @ یا عروا است کام

— — —

مکتبہ النور پوسٹ بکس : ۳۳۰۳۳ کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ایک مجلس کی تین طلاق

قرآن کریم کا حکم

اور تہرک و تحالی ہر شمار فرماتے ہیں:

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمَّا سَاكِنٌ مَّعْرُوفٌ اَوْ نَسْرِيحٌ بِاِحْسَانٍ﴾

(البقرہ آیت - ۲۲۱)

”وہ طلاق دو مرتبہ (کیا ہے) پھر خولہ رکھ لینا گھرے کے موافق خولہ چھوڑ
دینا خوش منوائی کے ساتھ۔“ (ایمان قرآن)

گویا دو طلاقوں کے بعد مرد کو اختیار ہے۔ اگر وہ اس کو پھر اپنی بی بی سے چاہتا ہے تو
معروف طریقہ سے روک لے۔ مثلاً طلاق رجسی ہے اور عدت باقی ہے تو رجوع
کر لے اور اگر طلاق رجسی کی عدت ختم ہو گئی۔ یا طلاق بائن ہے تو عورت کی رضا
منہی سے دوبارہ اس سے طلاق کر لے اور اگر یہ نہ چاہے تو اس کو ہانے دے۔ لیکن
اگر مرد نے تین طلاقیں دے دیں تو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدِ حَتٰى تَكْفِيَ زَوْجًا مَّعْرُومًا﴾

(البقرہ آیت - ۲۲۰)

”پھر اگر کوئی (تیسری) طلاق دے دے عورت کو تو پھر وہ اس کے لئے

حلاق نہ رہے گی اس کے بعد یہاں تک کہ وہ اس کے سوا ایک اور خاوند کے ساتھ اہدوت کے بعد نکاح کرے۔ ”یہی واقعہ ہے“

اس لئے ”انکر اریو“ چاروں اماموں کا اتفاق ہے کہ تین حقائق جس طرح بھی دی جائیں وہ واقعہ ہو جاتی ہیں۔ اب جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے بلکہ وہ حلاق دے تو اس کی اہدوت گزار کر یہ پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔

لیکن نوٹ پاک یہ کہ حضرت اقدس علیہ السلام اور جیلانی علیہ السلام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہودی مذہب میں تین حقائق کے بعد بھی یہودی سے رجوع کا حق ہے۔ یہودی سے یہ مسکراؤ، انھیں لا شیعہ ماننے لے لیا۔ وہی حقائق ہیں۔

ہم نہ ہمارا اہل حدیث غیر مقلدوں نے ایک نئی تقسیم کر لی کہ اگر خاوند تین ہائیں کے زمانے میں تین حقائق دے، پھر تو حلاق شری کے بغیر عورت پہلے خاوند کے پاس نہیں آ سکتی لیکن اگر تین حقائق ایک اہلس میں دے تو وہ ایک حلاق مٹی ہائے گی اور خاوند کو رجوع کا حق ہے۔ اس کی مثال یہ ہیں کہ ہمیں کہہ لیا سلام کہتے ہیں کہ امام علیہ السلام پیدا ہوئے حضرت علیہ السلام خاتم النبیین ہیں آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ مگر مرزا یوں یعنی یاروینی نے ایک تقسیم کر لی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد شریعت و احکام ہی تو نہیں آ سکتا بلکہ غیر تحریری نبی آ سکتا ہے وہی طرح غیر مقلدین نے تین حقائق کے مسکرا میں تقسیم کر لی کہ بعض قسم کی تین حقائق تین ہائیں ہیں۔ اور بعض قسم کی تین حقائق ایک رجوع حلاق ہوتی ہے۔ یہودیوں کے پاس حلاق کی کوئی تھوڑی نہیں جتنی حقائق چاہے خاوند رجوع کرے اور رجوع کرنا ہے، نہ چھاری عورت کو ہائے نہ گزار کرے غیر مقلدین مسکرا حلاق میں یہودیوں اور راہبیوں (شیعہ) سے حلق ہیں۔

پہنا تو ہے نظام کہیں نے پاس تو

مذہب کے نام ہے حلق ہوا تو ہے

طلاق کے معنی

نفت میں طلاق کے معنی ہیں: ”تکھوان، چھوڑنا“ لیکن اصطلاح شریعت میں: ”مرد کا عورت کو نکاح سے عائد ہونے والی پابندیوں سے آزاد کرنے کا طلاق کہلاتا ہے۔“

طلاق کی قسمیں

یہ بات جانی چاہئے کہ وقت و محل کے اعتبار سے نفس طلاق کی تین قسمیں ہیں: ① احسن ② احسن کوئی بھی کہتے ہیں ③ بدلیہ۔

① طلاق احسن

طلاق احسن کی صورت یہ ہے کہ ایک طلاق رجعی ہائی کی حالت میں دی جائے جس میں جمارانہ کیا ہو اور پھر اس کو اسی حالت میں چھوڑ دے (یعنی پھر نہ تو اس کو اور طلاق دے اور نہ اس سے جمارانہ کرے) یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہو جائے۔ طلاق کی یہ پہلی قسم سب سے بہتر ہے۔

② طلاق حسن

طلاق حسن کی یہ صورت ہے کہ ایک طلاق رجعی ہائی کی حالت میں دی جائے جس میں جمارانہ کیا ہو بشرطیکہ عورت نہ قبول کیا ہو اور اگر عورت خیرہ نہ قبول کیا ہو تو اس کے لئے ایک طلاق حسن ہے نیز اس کو حیض کی حالت میں بھی طلاق دی جا سکتی ہے اور آخر، مسفرہ اور حاملہ عورتوں کے لئے طلاق حسن یہ ہے کہ ان کو اتنی مہینہ تک ابھر دے کہ ایک طلاق دی جائے نیز ان عورتوں کو جمارانہ کے بعد بھی طلاق دینا جائز ہے۔ طلاق کی یہ دوسری قسم بھی بہتر ہے۔

۳) طلاق بدلی

طلاق بدلی کی صورت یہ ہے کہ مرد خول بیوا کو پاکی کی حالت میں ایک عی و نقد میں نہیں طلاق دے دے یا ایسی دو طلاقیں دے جس میں رجعت کی گنجائش نہ ہو یا اس کو اس پاکی کی حالت میں طلاق دے جس میں جماع کر چکا ہو اس طرح اگر کسی شخص نے حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ بھی طلاق بدلی کے حکم میں ہے اور اگر وہ عورت کہ جس کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہے مرد خول بیوا ہو تو صحیح تر روایت کے مطابق اس سے رجوع کرنا واجب ہے جبکہ بعض اہل علم نے رجوع کرنے کو مستحب کہا ہے، پھر جب وہ پاک ہو جائے اور اس کے بعد وہ سراسر حیض آئے اور پھر اس سے بھی پاک ہو جائے تب اگر طلاق دینا ہی ضروری ہو تو اس دوسری پاکی کی حالت میں طلاق دی جائے۔ طلاق کی یہ تیسری قسم شریعت کی نظر میں پسندیدہ ہے گو طلاق واقع ہو جاتی ہے مگر طلاق دینے والا تکبیر ہو تا ہے۔

دفعہ کے اعتبار سے طلاق کی دو قسمیں ہیں:

① رجعی ② باتن۔

① طلاق رجعی

طلاق رجعی کی صورت تو یہ ہے کہ طلاق دینے والا ایک بار یا دو مرتبہ طلاق میں ہوں کہے کہ انت طلق یا اطلقک یا اردو میں ہوں کہے "تجھ پر طلاق ہے" میں نے تجھے طلاق دی اس طرح طلاق دینے سے طلاق دینے والا ایام عدت میں بغیر نکاح کے رجوع کر سکتا ہے۔ یعنی اگر وہ ہوں کہے کہ میں نے تجھ سے رجوع کر لیا یا اس کو با تہ نکاح یا مساں کرے اور یا اس سے جماع کرے تو اس سے رجوع ہو جاتا ہے حدیث نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی۔

② طلاق بائن

طلاق بائن کی صورت یہ ہے کہ طلاق کے الفاظ کے ذریعے طلاق دی جائے جو اگرچہ مراداً طلاق کے لئے استعمال نہ ہوتے ہوں مگر کتاباً وہ طلاق کا مضمون بھی ادا کرتے ہوں مثلاً ان تین الفاظ کتابت کے جن کو حضرات فقہاء کرام رحمہ اللہ نے صریح طلاق کے لئے تسلیم کر لیا ہے۔ طلاق بائن کا حکم یہ ہے کہ عورت نکاح سے نکل جاتی ہے تہہ نہ نکاح کے بغیر اس عورت کو بیوی بنا کر رکھنا حرام ہے۔

علم اور تہہ کے اعتبار سے بھی طلاق کی دو قسمیں ہیں:

① مفظہ ② مخففہ۔

① طلاق مفظہ

طلاق مفظہ کی صورت یہ ہے کہ یکبارگی تین طلاقیں دی جائیں مثلاً میں کہے کہ میں نے تین طلاق دی یا ایک ایک ایک تین طلاقیں دی جائیں مثلاً میں کہے کہ میں نے طلاق دی میں نے طلاق دی میں نے طلاق دی اس طلاق کے بعد طلاق دینے والا اس عورت کو دوبارہ اپنے نکاح میں بغیر طلاق نہیں لاسکتا طلاق کی صورت یہ ہے کہ وہ عورت مدت گذارنے کے بعد کسی دوسرے مرد سے نکاح کر لے اور دوسرا مرد اس سے جماع کر کے اس کو حلال دے دے اور پھر جب اس کی مدت چھ دی ہو جائے تو یہاں شوہر اس سے نکاح کر لے۔

② طلاق مخففہ

طلاق مخففہ کی صورت یہ ہے کہ یک بارگی یا ایک ایک دو طلاقیں یا ایک طلاق دے پھر اگر یہ دو طلاقیں یا ایک طلاق الفاظ صریح کے ساتھ ہو تو عدت کے آخر دور جماع کر سکتا ہے تہہ نہ نکاح کی ضرورت نہیں اور اگر الفاظ کتابت کے ساتھ ہو تو تہہ نہ نکاح

کے بعد اس کو اپنی بیوی یا مسکما ہے طلاق کی ضرورت نہیں۔

ایک مجلس کی تین طلاق

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے خود ایک ایک وقت میں دے یا ایک وقت، ٹھوکانوں کے سامنے دے یا تنہائی میں دے ہر صورت میں اس مرد کو اپنی بیوی سے بغیر طلاق کے نکاح کرنا اور اس کو اپنی بیوی سمیت اور جناح کرنا قطعاً حرام اور زنا ہے اور ایسا شخص منہ مٹنے پر لاسحق اور ظالم ہے اور جو لوگ خلاف رسوم قطعہ کے ہوتے ہوئے غلط فتویٰ دیتے ہیں وہ حضرات اس بد فعل کے معنوں ہوتے ہیں اور حکم اس کا یہ ہے کہ اس صورت کو اس سے علیحدہ کر دیا جائے اور وہ شخص نکاح کرنے والا اور اس کے معاونین جو اس نکاح میں شریک ہوئے یا جس نے نکاح چھایا وہ گنہگار ہوئے۔ سب تو یہ کریں اور آنکھ دایسے فعل کا نہ خطاب نہ کریں۔

واضح ہو کہ تین طلاق اگر شوہر ایک دفعہ دے دے تو تینوں طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جب وہ صحابہ کرامؓ اور بعد ازاں رضی اللہ عنہم کا اجماع مذہب ہے۔ جب یہ اجماع مسکما ہے۔ اب اس کے خلاف کرنا گواہی اور خلافات ہے۔ پس بعد اس کے یعنی بعد اس اجماع صحابہ و ائمہ بعد ہر کے کسی کا خلاف مستتر نہیں ہے۔

طلاق دینے کا شرعی طریقہ

طلاق دینے کے تین طریقے ہیں:

- ایک یہ کہ بیوی یا مردی سے پاک ہو تو اس سے مجلس قطع قائم کئے بغیر ایک ”ترجیل طلاق“ دے اور پھر اس سے رجوع نہ کرے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے۔ اس صورت میں عدت کے اندر اندر رجوع کرنے کی گنجائش ہوگی۔ اور عدت کے بعد وہ بارہ نکاح نہ کئے گا۔ یہ طریقہ سب سے بہتر ہے۔

- ① دو سراطین یہ کہ الگ الگ تین طہروں میں تین عطا تھیں دے۔ یہ صورت زیادہ بہتر نہیں اور بغیر شرعی حلال کے آئندہ نکاح نہیں ہو سکے گا۔
- ② تیسری صورت ”علاق بدعت“ کی ہے جس کی کئی صورتیں ہیں۔ عطا کہ بڑی کو باہواری کی حالت میں عطا دے یا ایسے زمانے میں عطا دے جس میں محبت کر چکا ہو۔ یا ایک ہی لفظ سے یا ایک ہی مجلس میں یا ایک ہی زمانے میں تین عطا تھیں دے دے۔ یہ ”علاق بدعت“ کہلاتی ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس طرح سے عطا دینے والا گنہگار ہوتا ہے۔ مگر عطا واقع ہو جاتی ہے۔ اگر ایک ہی تو ایک واقع ہوئی۔ اگر دو عطا تھیں دیں تو دو واقع ہوئیں اور اگر تین عطا تھیں دے دیں تو تین واقع ہو گئیں لہذا ایک لفظ میں دیں یا ایک مجلس میں یا ایک زمانے میں دیں یا الگ الگ عطا میں الگ الگ نشست میں دیں۔

مولانا عبداللہ فرنگی محلی لکھنوی کا فتویٰ

سوال: زہ نے اپنی بڑی کو حالت غضب میں کہا کہ میں نے عطا دی، میں نے عطا دی، میں نے عطا دی، اس میں مرتبہ کہنے سے عطا واقع ہوگی یا نہیں، اگر فتویٰ مذہب میں عطا واقع ہو، اور مثلاً شافعی مذہب میں واقع نہ ہو تو فتویٰ کو شافعی مذہب پر اس صورت میں عمل کرنا ہائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں حنفیہ کے نزدیک تین عطا واقع ہو گئی اور بغیر تحلیل کے نکاح درست نہ ہو گا مگر بوقت ضرورت اس صورت کا طریقہ ہونا اس سے دشوار ہو، اور احتمال مفسد زائد کا ہو، تنہید کسی اور امام کی کر کے کا تو کچھ مضائقہ نہ ہو گا، نظیر اس کی جو از نکاح زوجہ منقودہ و ہدۃ مستندہ الطہر موجود ہے کہ حنفیہ عند الضرورة قول امام مالک و مروجہ طے پر عمل کرنے کو درست رکھتے ہیں۔ واللہ و تعالیٰ اعلم (۱)

مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی کے فتویٰ کی تشریح

حضرت مولانا عبدالحی رحمہ اللہ علیہ نے خود لکھا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک بطور حلال کے نکاح شوہر و زلی کا اس صورتِ عقد کے ساتھ نہیں ہو سکا، اور دوسرے کسی امام کا مذہب اس کے خلاف نکل نہیں کہ غلامِ امام کے نزدیک حلال کی ضرورت نہیں ہے بلکہ معتقدِ ائمہ کی بی بی کا مسک اور مستندۃ العظم کا مسک لکھا ہے، سو ان دونوں مسئلوں میں حضراتِ فقہاء احناف رحمہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ علیہ کے مذہب پر عمل کر لیا جائے، مگر عقدِ نکاح میں حلال کی ضرورت نہ ہو کسی امام کا مذہب حضرت مولانا عبدالحی رحمہ اللہ علیہ نے بھی نقل نہیں کیا کہ یہ کس کا مذہب ہے اور کس کی تقلید کی جائے، اصل یہ ہے کہ اس مسئلہ میں چونکہ نص قطعی سے حلال ثابت ہے، اس لئے اس کا خلاف کرنا کسی کو درست نہیں ہے، اور باجماع یہ مسئلہ ثابت ہے اور اجماع کے بعد کوئی خلاف اس مسئلہ میں نہیں رہا اور جس کا خلاف تھا وہ پہلے تھا پھر سب نے اتفاقِ حکم و قریع تین طلاق کا ایسی صورت میں کیا ہے، اور غیر مقلدین کی جماعت خارج عن المذہب جو اس زمانہ میں نص قطعی اور اجماعِ سلف کا خلاف کر رہی ہے وہ صریحاً گمراہی پر ہے۔

غیر مقلدوں کا فتویٰ

بعد حمد و ستودہ کے واضح ہو کہ تین طلاق مذکورہ بالا ایک ہی کے حکم میں ہے لہذا رجوع کر سکا ہے چنانچہ مسلم شریف ”میں یہ روایت موجود ہے:

﴿عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان الطلاق علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و منین من خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلاق الثلث و احدة﴾

”حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ طلاق رسول پاک ﷺ کے زمانہ مبارک میں دور امیر المومنین حضرت امیر محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں دور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں بھی دو سال تک ایسا ہوا تھا کہ جب کوئی ایک مجلس میں تین طلاق دے گا تو وہ ایک ہی طلاق ٹھہر کر جاتی تھی پھر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے جھوٹی کرا شروا کر دیا ہے طلاق کے معاملے میں اور جو ان کو سہلت ملی تھی سو ہم اس کو اگر جاری کر دیں تو مناسب ہے پھر انہوں نے جاری کر دیا یعنی حکم دے دیا کہ جو ایک مجلس میں تین طلاق دے تو تینوں واقع ہو گئیں۔“

اسلم شریف کتب خانہ دہلی

دورہ عبدالرحمن مدرسہ دورہ سر مشفق العلوم

غیر مقلدوں کے فتویٰ کا جواب

یہ فتویٰ باطل غلط اور آیت قرآنیہ اعلیٰٰت صحیحہ مجیدہ صحابہ کرام اور مجہود ائمہ اسلام کے اجماع و مذہب کے خلاف ہے۔ الحاصل صورت یہ کہ وہ جس اس شخص کی بیوی پر تین طلاق واقع ہو گئی باب بغیر طلاق کے وہ عورت شوہر ازل کے لئے حلال نہیں ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَمَّا طَلَّقَهَا اَحْلَا لِحُلِّ لَعَمْرٍ اَعَدَّ حَتَّىٰ يَكُونَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾

(پھر اگر کوئی طلاق دے عورت کو تو مجہود اس کے لئے حلال نہ ہے)

”پھر اگر کوئی طلاق دے عورت کو تو مجہود اس کے لئے حلال نہ ہے“

کی اس کے بعد یہاں تک کہ وہ اس کے سوا ایک اور خداوند کے ساتھ
نکل کرے۔ ”آیون القرآن“

یہ کہ وہ واقعہ میں اگرچہ امت کے لئے عمل کی راہ و اجماع سما ہے کہ امام دہلوی عظیم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقرر ہو گئی تین عطا میں ایک وقت دیا اگرچہ غیر مستحسن اور رسول
پاک ﷺ کی عطا عملی کا سبب ہے، مگر اس کے باوجود جس نے اس عقلی کار خطاب کیا
اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی، اور بخیر و دوسرے شخص سے نکاح و طلاق کے اس
کے لئے طلاق نہ ہو گی۔

لیکن طہی اور نظری طور پر یہاں دو اشکال پیدا ہوتے ہیں:

پہلا اشکال:

اول اشکال تو یہ کہ سابقہ قرآن میں متعدد روایات حدیث کے حوالے سے یہ بات
جہت ہو چکی ہے کہ تین طلاق، ایک وقت دینے والے پر رسول پاک ﷺ نے بھی تین
طلاق کو جائز فرمایا ہے اس کو رجعت یا نکاح مجدد کی جہالت نہیں دی، پھر اس واقعہ میں
حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس کلام کا کیا مطلب ہو گا کہ
رسول پاک ﷺ کے زمانے میں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
زمانے میں اور دو سال تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کے
اور تین طلاق کو ایک ہی بنا دیا تھا، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین طلاق
کا فیصلہ فرمایا۔

دوسرا اشکال:

دوسرا اشکال یہ ہے کہ اگر واقعہ اسی طرح حلیم کر لیا جائے کہ رسول پاک ﷺ
کے زمانے میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں تین طلاق

کو ایک آج تھا تو حضرت سیدہ امراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس فیصلہ کو کیسے بدل دیا اور بالفرض ان سے کوئی غلطی بھی ہو گئی تھی تو تمام حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو کیسے تسلیم کر لیا؟

جواب: حضرات اقباء کرام و محدثین عظام و ہم اہل حق تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس کے مختلف جوابات دیے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت امام نووی شافعی رحمہ اللہ علیہ نے اس کا جواب صاف طور پر مختلف دیا ہے فرماتے ہیں کہ اگر

حضرت امیر المومنین سیدہ امراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ فرماں اور اس پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع طلاق ثلاث کی ایک خاص صورت کے متعلق قرار دیا جائے گا یہ کہ کوئی شخص تین بار یہ کہے کہ تجھ کو طلاق۔ تجھ کو طلاق۔ تجھ کو طلاق۔ میں نے طلاق دی۔ میں نے طلاق دی۔ میں نے طلاق دی۔

یہ صورت ایسی ہے کہ اس کے معنی میں دو احتمال ہوتے ہیں ایک یہ کہ کہنے والے نے تین طلاق دینے کی نیت سے یہ الفاظ کہے ہوں۔ دوسرے یہ کہ تین بار محض تاکید کے لئے تکرار کیا ہو۔ تین طلاق کی نیت نہ ہو۔ بلکہ یہ ظاہر ہے کہ نیت کا علم کہنے والے ہی کے اقرار سے ہو سکتا ہے۔ رسول پاک ﷺ کے زمانہ مبارک میں صدقہ و زکوٰۃ نام اور غائب تھی۔ اگر ایسے الفاظ کہنے کے بعد کسی نے یہ بیان کیا کہ میری نیت تین طلاق کی نہیں تھی۔ بلکہ محض تاکید کے لئے یہ الفاظ تکرار ہوئے تھے تو رسول پاک ﷺ اس کے حقیقی زبان کی تصدیق فرمادے گا اور اس کو ایک ہی طلاق قرار دے دے گا۔

اس کی تصدیق حضرت ربکاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ہوتی ہے جس میں مذکور ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو لفظ طلاق کے ساتھ طلاق دے دی تھی۔ یہ لفظ عربی کے حرف حام میں تین طلاق کے لئے ہوا تھا۔ مگر تین اس کا مفہوم صرف تین نہیں تھا۔

اور حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میری نیت تو اس لحاظ سے تھی
حلق کی نہیں تھی بلکہ ایک طلاق دینے کا قصد تھا۔ رسول پاک ﷺ نے ان کو قسم دی
انہوں نے اس پر طع کر لیا تو رسول پاک ﷺ نے ایک ہی حلق قرار دے دی۔

یہ حدیث ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی شریف میں مختلف سندوں اور
مختلف الفاظ کے ساتھ منقول ہے، بعض الفاظ میں یہ بھی ہے کہ حضرت سیدنا رکانہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھیں مگر ابوداؤد شریف نے ترجیح
اس کو دی ہے کہ دراصل حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لفظ اہبت سے طلاق
دی تھی، یہ لفظ چونکہ عام طور پر تین طلاق کے لئے بولا جاتا تھا اس لئے کسی راوی نے
اس کو تین طلاق سے تعبیر کر دیا ہے۔

بہر حال اس حدیث سے یہ بات بالکل ثابت ہے کہ حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی طلاق کو رسول پاک ﷺ نے ایک اس وقت قرار دیا جب کہ انہوں نے
طع کے ساتھ یہاں دیا کہ میری نیت تین طلاق کی نہیں تھی، اس سے بھی یہ عی ثابت
ہوتا ہے کہ انہوں نے تین طلاق کے الفاظ صریح اور صاف نہیں کہے تھے ورنہ پھر تین
کی نیت نہ کرنے کا کوئی احتمال ہی نہ رہتا نہ ان سے سوال کی کوئی ضرورت رہتی۔

اس واقعہ نے یہ بات واضح کر دی کہ جن الفاظ میں یہ احتمال ہو کہ تین کی نیت کی
ہے یا ایک ہی کی تاکید کی ہے ان میں رسول پاک ﷺ نے ظہیر یہاں ہی ایک قرار دے
دیا کیونکہ زمانہ چھائی و روایات کا تھا اس کا احتمال بہت بعید تھا کہ کوئی شخص بھولی قسم
کھائے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے مبارک میں
اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی زمانے میں دو سوال تک یہ ہی
طریقہ جاری رہا، پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ مبارک
میں یہ محسوس کیا کہ اب چھائی و روایات کا معیار گھٹ رہا ہے اور آنحضرت ﷺ کی دشمن
کوئی کے مطابق دور گھٹ جانے لگا، دوسری طرف ایسے واقعات کی کثرت ہو گئی کہ تین

مرتبہ الفاظ طلاق کہنے والے اپنی نیت صرف ایک طلاق کی بیان کرنے لگے تو یہ محسوس کیا گیا کہ اگر آنحضرتؐ اسی طرح طلاق دینے والے کے بیان نیت کی تصدیق کر کے ایک طلاق قرار دی جاتی رہی تو بعد نہیں کہ لوگ شریعت اسلامیہ کی دی ہوئی اس سہولت کو بے جا استعمال کرنے لگیں، اور چہ کی کو وہاں لینے کے لئے جھوٹ کہہ دیں کہ نیت ایک ہی کی تھی حضرت سیدہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فراست اور انتظام دین میں دور بینی کو بھی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے درست سمجھ کر تصدیق کیا، یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول پاک ﷺ کے مزاج شناس تھے۔ انہوں نے سمجھا کہ اگر ہمارے اس دور میں رسول پاک ﷺ موجود ہوتے تو یقیناً وہ بھی آپ دلوں کی غلطی نیت اور صاحب معاملہ کے بیان پر ہمارے کہ کر فیصلہ نہ فرماتے اس لئے قانون یہ بنا دیا کہ آپ جو شخص تین بار لفظ طلاق کا تکرار کرے گا اس کی تین ہی طلاقیں قرار دی جائیں گی اس کی یہ بات نہ سنی جائے گی کہ اس نے نیت صرف ایک طلاق کی تھی۔

امیر المؤمنین حضرت سیدہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کوہ قندیل روایت میں جو الفاظ منقول ہیں وہ بھی اسی مضمون کی شہادت دیتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ!

﴿ان الناس قد استعجلوا فی امر کانت لهم لیة انما قلوا اضربنا علیہم﴾

حلوک جلدی کرنے لگے ہیں ایک ایسے معاملہ میں جس میں ان کے لئے سہولت تھی تو عجلت رہے مگر ہم اس کو ان پر نافذ کر دیں۔

امیر المؤمنین حضرت سیدہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان اور اس پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کی یہ وجہ جو بیان کی گئی ہے اس کی تصدیق روایات حدیث سے بھی ہوئی ہے، اور اس سے ان دونوں اشکال کا خود بخود حل نکل آتا ہے روایات حدیث میں رسول پاک ﷺ سے تین طلاق کو تین ہی قرار دے کر نافذ کرنا

متعدد واقعات سے ثابت ہے تو حضرت سیدنا مہدیؑ اہل عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فرمانا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ رسول پاک ﷺ کے ذات مبارک میں تین کو ایک ہی مانا جاتا تھا کہ مکمل معلوم ہوا کہ ایسی حقائق جو تین کے نقطہ سے دی گئی یا کبار حقائق تین کی نیت سے کیا گیا اس میں مہدی رسالت میں بھی تین ہی قرار دی جاتی تھیں۔ ایک قرار دینے کا حقیق ایسی حقائق سے ہے جس میں تین کی تصریح نہ ہو یا تین حقائق کا اقرار نہ ہو، بلکہ تین بطور تاکید کے کہنے کا دعویٰ ہو۔

اب یہ اشکال بھی قائم ہو جاتا ہے کہ جب رسول پاک ﷺ نے تین کو ایک قرار دیا تھا تو حضرت سیدنا محمد فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی مخالفت کیوں کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے اختلاف کیسے کر لیا کہ اس صورت میں حضرت سیدنا محمد فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول پاک ﷺ کی دی ہوئی ہدایت کے بے جا استعمال سے روکا ہے، مولاؑ اور رسول پاک ﷺ کے کسی فیصلے کے خلاف کا یہاں کوئی ثابہ نہیں۔

اس طرح تمام اختلافات رفع ہو گئے۔ الحمد للہ اس جگہ مسئلہ تین حقائق کی تکمیل بحث اور اس کی تفصیلات کا احاطہ مقصود نہیں، وہ شروع حدیث میں بہت مفصل ہے، اور بہت سے علماء نے اس کو مفصل رسالوں میں بھی واضح کر دیا ہے۔

کہنے کے لئے احتجاج کافی ہے۔ **وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْمَعْنٰی**

① پہلی حدیث:

﴿اَنَّ اُمَّلَ سَمِعَتْ مَحْمُوْدٌ بِنَ لَبِيْدٍ اَنَّ اَخِيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اَمْرًا ثَلَاثَ طَلَقَاتٍ جَمِيعًا اَفْعَالُ غَضَبًا لَمْ يَلْقَ اَهْلَ بَيْتِ بَكْتَابِ اللّٰهِ وَاَنَا بَيْنَ اَشْهُرَ كَمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَقُوْلُ﴾

”حضرت سیدنا محمود لہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خبر دی گئی رسول پاک ﷺ کو کسی شخص کی کہ اس نے طلاق دی اپنی عورت کو تمہیں طلاق ایک وقت یہ سن کر رسول پاک ﷺ کھڑے ہو گئے اور لمبے میں فرمانے لگے کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھیل رہا ہے حالانکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں یہ بات سن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ اس کو قتل کر ڈالوں۔“ (بخاری شریف کتاب الطلاق، ص ۴۷۳)

② دوسری حدیث

﴿عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه ركانه رضي الله تعالى عنه عن ابيه عن جده انه طلق امراته البتة فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما اردت فقال واحدة فقال الله قال الله ما اردت﴾

”حضرت سیدنا زکاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو تمہیں طلاق دی تو رسول پاک ﷺ کے پاس آیا آپ نے سوال کیا تفسیر کیا تھا؟ ہوا ایک طلاق کا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم ہوا اللہ تعالیٰ کی قسم آپ ﷺ نے فرمایا پھر تو ایک ہی طلاق دی۔“ (بخاری شریف کتاب الطلاق، ص ۴۷۳)

③ تیسری حدیث

﴿ان سهل بن سعد الساعدي بن عويمرا العجلاني جاء الى عاصم بن عدی الا نصاری فقال له يا عاصم نرايت رجلا وجد مع امراته رجلا يقتله فقتلوه ام كيف يفعل؟ سل لي يا عاصم﴾

عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقال عاصم عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل وعابھا حتی کبر علی عاصم ما سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رجع عاصم الی اہله جاء عویمر فقال یا عاصم ماذا قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم لم تاتنی مخرجہ قد کثرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسئلۃ الّتی سألته عنہا قال عویمر واللّٰہ لا انتہی حتی اسالہ عنہا فاقبل عویمر حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسط الناس فقال یا رسول اللہ ارایت رجلاً وجد مع امرأۃ رجلاً یقتله فقتلواہ ادم کیف یفعل؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نزل اللہ فیک ولی صاحبک فأت بها قال سہد فتلا عا وانا مع الناس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغا قال عویمر کذبت علیہا یا رسول اللہ ان امسکتھا فطلقھا ثلاثا قبل ان یا مرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بین شہاب فکانت تلک ستۃ المعتلا عین ﴿﴾

”حضرت سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ عویمر الجہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام بن ہدی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے امام، تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر سکتا ہے۔ لیکن پھر تم (شرعی قانون کی رو سے) اسے (شوہر کو) قتل کر دو گے۔ یا پھر وہ کیا کرے گا؟ امام میرے لئے یہ مسد رسول پاک ﷺ سے پوچھ دیجئے۔ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب رسول پاک ﷺ سے یہ مسد پوچھا تو

رسول پاک ﷺ نے ان سوالات کو بچہند فرمایا اور اس سلسلے میں آپ ﷺ کے کلمات کا ماحرِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت زیادہ اثر پڑا۔ اور جب واپس اپنے گھر آئے تو حضرت عویدہ الجہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر ان سے پوچھا کہ بجائے۔ ماحرِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ ماحرِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر فرمایا تم نے میرے ساتھ کوئی اور بھی بات نہیں کی اگر اس طرح کا سوال آپ ﷺ سے کر لیا جو سوال تم نے پوچھا تھا اس پر آپ ﷺ نے بچہند ہی کا اظہار فرمایا، حضرت عویدہ الجہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بخدا یہ مسئلہ آپ ﷺ سے پہلے بغیر میں ہر نہیں آؤ گا۔ چنانچہ وہ ردائے ہوئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف رکھتے تھے حضرت عویدہ الجہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ آپ ﷺ کا یہ خیال ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائتا ہے تو آپ ﷺ کا کیا خیال ہے۔ کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کر دیں گے یا پھر اسے کیا کرنا چاہئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحیِ جبریل کی ہے اس لئے تم جہاد اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔ حضرت سیدنا اہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں ایساں بیوی لائے لیکن کیا لوگوں کے ساتھ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ اس وقت سوجھ بوجھ لیکن سے دونوں نکالے ہوئے تو حضرت عویدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ میں مجبور ہوں۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو طلاق دی۔ اسی شہاب نے بیان کیا ہے کہ پھر لیکن کرنے والوں کے لئے یہ ہی طریقہ

جاری ہو گیا۔"

وہابی شریف: ہاں صحیح کتب کا صحیح، خیر خدائی کتب کا اصلاح، ہاں صحیح

④ چوتھی حدیث

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت جئت امرأ رافعة رضي الله تعالى عنه إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت كنت عند رافعة فطلعتني لبت طلالني فتزوجت عبد الرحمن بن الزبير رضي الله تعالى عنه وإنما معه مثل هدية الثوب فبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقلنا التريدين أن نرجعي إلى رافعة لا حتى نلوفى عسبلتك ويلوفى عسبلتك قالت و أيربكر عندو خالد بن سعيد بالباب ينتظر أن يوزن له فنادى يا أبا بكر لا تسمع هذه ما تجهر به عند رسول الله صلى الله عليه وسلم

"حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سیدہ رقامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیوی رسول پاک ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میں رقامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح میں تھی اور اس نے مجھے تین طلاق دیں۔ تب میں نے حضرت سیدہ امہد الرحمن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا اور ان کے پاس کچھ نہیں سوا کپڑے کے سرے کے باندھ دینی کاٹل بھرا نہیں ہے اسور رسول پاک ﷺ سکرانے اور ارشاد فرمایا کہ کیا تو ارادہ رکھتی ہے کہ رقامہ کے نکاح میں بھر جائے؟ یہ بات بھی نہیں ہو سکتی ہے نہ تو اس کی لذت بھرا ہے نہ چمکے اور وہ تیری لذت نہ چمکے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ امیر المؤمنین

حضرت سیدنا امیر مکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں اس وقت موجود تھے اور حضرت سیدنا خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر منتظر تھے کہ اجازت ہو تو میں بھی خدمت اقدس ﷺ میں آجاؤں اسو حضرت خالد بن سعید نے پکارا کہ اے امیر مکر آپ سننے نہیں کہ یہ عورت رسول پاک ﷺ کے سامنے کیا کہہ رہی ہے۔ ”اسلم شرط کتاب الکفر“ ص ۵۳-۵۴ ای باب ۵ ص ۵۳ ترمذی شرط کتاب الکفر ص ۵۴ بخاری شرط کتاب الکفر ص ۵۳

⑤ پانچویں حدیث

عن فاطمة بنت قیس رضي الله تعالى عنها قالت طلقت زوجي لثلاث طلوات الثقلة فالتفت النبي صلى الله عليه وسلم فقال انطلق في ابن عمك عمر و ابن ام مكتوم فاعبدي عبده ﴿

”حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے شوہر نے تین طلوات دیں اور میں نے وہاں سے آ جا چاہا اور رسول پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں آئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے امی تم محمد بن ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چلی جاؤ۔ ”اسلم شرط کتاب الکفر“ ص ۵۴ ای باب ۵ ص ۵۳ ترمذی شرط کتاب الکفر ص ۵۴ بخاری شرط کتاب الکفر ص ۵۳

⑥ چھٹی حدیث

عن مالك انه بلغه عن رجلا جاء الى عبد الله بن مسعود فقال

اسی طلاق امر انی بمعانی تطلیقات لفظاً ابن مسعود قما ذہیل
 لک قال قبل لی انہا قد بنت منی لفظاً ابن مسعود صدقوا من
 طلق کما امرہ اللہ فقد بین اللہ له ومن لیس علی نفسه لہا
 جعلنا لہا بہ لا تلیسو علی انفسکم و نتحملہ عنکم ہو کما
 یقولون ﴿

”ایک شخص حضرت سیدنا عیداد بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس
 آیا اور کہا میں نے اپنی عورت کو دو سو طلاق دیں۔ حضرت سیدنا عیداد
 بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا لوگوں نے تجھ سے کیا کہا وہ بولا مجھ
 سے یہ کہا کہ عورت تیری تجھ سے بائیں ہو گئی ابھی مسعود نے کہا کج ہے جو
 شخص حلق دے گا اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق تو اللہ تعالیٰ نے اس کی
 صورت بیان کر دی اور جو گرج کرے گا اس کی بلا اس کے سر لگا دی گے۔
 ست گز کر تا کہ ہم کو مصیبت انجام دے۔ وہ لوگ کج کہتے ہیں عورت
 تیری تجھ سے جدا ہو گی۔“ (ترمذی ۱۴۵۷)

⑥ ساتویں حدیث

﴿عن ابن شہاب ان مروان بن الحکم کان یفرض فی الذین
 یطلق امرائہ البتہ انہا ثلاث بطلیقات ﴿
 ”حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مروان طلاق پتہ
 میں تین حلق کا حکم کرتا تھا۔“ (ترمذی ۱۴۵۷)

⑧ آٹھویں حدیث

﴿عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رجلاً طلق امرأۃ ثلاثاً

فتزوجت فطلق لفسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم التحل
 للاول فقال لا حتی یزوق عسلها کما ذاق الاول ﴿﴾
 ”حضرت سیدۃ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
 ہے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی۔ ان کی بیوی
 نے دوسری شادی کر لی پھر دوسرے شوہر نے بھی (ایم بٹری سے پہلے)
 انہیں طلاق دے دی۔ رسول پاک ﷺ سے سوال کیا گیا کہ یہاں شوہر
 اب ان کے لئے حلال ہے کہ ان سے دوبارہ شادی کرے؟ رسول
 پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں، یہاں تک کہ وہ یعنی شوہر مٹی، اس کا
 مزہ چکھے جیسا کہ پہلے شوہر نے مزہ چکھا ہے۔“

(بخاری ترمذی، کتاب الطلاق ص ۱۱۱)

⑨ نویں حدیث

عن عائشة قالت طلق رجل امراته فتزوجت زوجها غیرہ
 فطلقها وكانت معه مثل الهدية فلم یصل منه فی شیء تریدہ
 ولم یلبث ان طلقها فأتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
 یا رسول اللہ ان زوجی طلقنی وانی تزوجت زوجها غیرہ فلدخل
 بی ولم یکن معه الا مثل الهدية فلم یفرس فی الاھنۃ واحدا لم
 یصل منی فی شیء فاحل لزوجی الاول فقال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لا تحلین لزوجک الاول حتی یزوق الآخر
 عسلک وتذوقی عسلہ ﴿﴾

”حضرت سیدۃ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر ایک دوسرے صاحب سے ان کی بیوی نے نکاح کیا۔ لیکن انہوں نے بھی اس خاتون کو طلاق دے دی اس دوسرے شوہر کے پاس کپڑے کے پلو کی طرح تھا یعنی وہ بامراد تھے اپنا خوجہ دوسرے شوہر سے چھوڑ چاہتی تھیں اس میں سے کچھ بھی نہیں مل سکا ہی تھے انہوں نے انہیں جلدی طلاق دے دی۔ پھر وہ خاتون رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی پھر میں نے ایک دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ دوسرے پاس تھیلی میں آٹے لیکن ان کے پاس تو کپڑے کے پلو کی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس لئے وہ میرے پاس صرف ایک مرتبہ آئے اور اس میں بھی مجھے ان سے کچھ نہیں ملا۔ تو کیا میرے پہلے شوہر میرے لئے حلال ہو جائیں گے کہ میں دوبارہ ان سے نکاح کر لوں یا رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پہلے شوہر تمہاری اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتے جب تک تمہارے دوسرے شوہر تمہارا مزہ نہ چکے ہیں اور تمہارا کاسزہ نہ چکے ہو۔"

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

❶ دسویں حدیث

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم في الرجل تكون له المرأة ليطلقها فيزوجها رجل يطلقها قبل أن يذبح بها ترجع إلى الأول قال لا حتى يملوك المسيلة

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا اس مسئلہ میں اگر مرد کی ایک بیوی ہو

جس کو وہ طلاق دے دے (یعنی تین طلاق) پھر اس عورت سے ایک
دوسرا مرد نکاح کرے اور وہ جماع سے پہلے اس کو طلاق دے دے تو وہ
پہلے شوہر کے پاس پھر جا سکتی ہے فرمایا ہرگز نہیں پھر جا سکتی جب تک
دوسرے شوہر کا زمانہ چلے۔ ”اے اہل ایمان! (۱۱۱)

صحیح بخاری شریف، مسلم شریف میں مروی ہے۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سیدنا رقاہ
قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی رسول پاک ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میں
رقاہ قرظی کے نکاح میں تھی اور اس نے مجھے تین طلاق دیں، تب میں نے حضرت
سیدنا عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا اور ان کے پاس کچھ نہیں
سوانے کپڑے کے سرے کے ہاتھ (یعنی قاتل) جہاں نہیں ہے اسو رسول پاک ﷺ
سکرانے اور ارشاد فرمایا کہ کیا تو ارادہ رکھتی ہے کہ رقاہ قرظی کے نکاح میں پھر
جائے؟ یہ بات بھی نہیں ہو سکتی جب تک تو اس کی لذت جماع نہ چمکے اور وہ تیری
لذت نہ چمکے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لڑھکی ہیں کہ امیر المؤمنین
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں اس وقت
موجود تھے اور حضرت سیدنا خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر غنکے تھے کہ
اجازت ہو تو میں بھی خدمت اقدس ﷺ میں آ جاؤں حضرت خالد بن سعید نے پکارا
کہ اسے اب بکرا آپ سننے نہیں کہ یہ عورت رسول پاک ﷺ کے سامنے کیا کہہ رہی
ہے۔

حدیث پاک میں بھی صراحت موجود ہے، اس طرح کی صریح حدیثوں کے بعد کیا
منہ بانٹ رہا ہوتا ہے۔

اصل یہ ہے کہ تین دفعہ مطلقاً یہ کہا کہ طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی اور کوئی
نیت نہیں تھی تو اس میں اختلاف ہے کہ تین واقع ہوگی یا ایک، حضرت عبداللہ بن

مہاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس صورت میں امیر المومنین حضرت سیدنا محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے تک ایک مرد کی پہلی قسمی یہ سمجھ کر کہ بائید کے لئے تین بار کہا ہے، مگر خلافت عمر میں مروجہ اسرؤ متحدہ طلاق ہی مراد ہونے لگی تھی، اس لئے اس ایک طلاق کی صورت میں اسے تین طلاق قرار دیا گیا اس روایت کا یہ مطلب ہے کہ حضرت سیدنا محمد اللہ بن مہاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ بھی تین طلاق کا ہی ہے۔

امام درالہجرت سیدنا امام مالک رحمہ اللہ علیہ "سوط امام مالک" میں روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمر بن ابیاس بن بکیر رحمہ اللہ علیہ نے کہا ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیں قبل جماع کے پھر اس سے نکاح کرنا چاہا پھر کہا سبک پہ چھینے میں بھی اس کے ساتھ گیا اس نے حضرت سیدنا محمد اللہ بن مہاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ پچھا دونوں حضرات نے فرمایا کہ تجھ کو نکاح کرنا اس عورت سے درست نہیں جب تک وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے اور وہ اس سے جماع نہ کرے۔ وہ شخص پولا میری ایک طلاق سے وہ عورت ہائیں ہو گئی حضرت سیدنا محمد اللہ بن مہاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو نے تو اپنے ہاتھوں سے خود اختیار کھو دیا یعنی ایک طلاق کافی تھی تین طلاق بے فائدہ دی اب جب دے دی تو کیا ہو سکتا ہے ہدوں طلاق کے درست نہیں مطلق طلاق کو بغیر طلاق کے حلال کرنا گویا قرآن کریم کا مقابلہ کرنا ہے کہ قرآن کریم میں تین طلاق کے بعد صاف حکم ہے خود تین طلاق ایک دلہن کی ہوں یا متفرق طور سے ہیں معلوم ہوا کہ غیر مقلدوں کا یہ فتویٰ حجاز نکاح کا بلا طلاق کے صورت نہ کورہ میں دینا صحیح منکاحات اور گمراہی ہے۔ اس فتویٰ دینے والے غیر مقلد ہیں خارج عن المذہب کے فتویٰ کو ہرگز اہلسنت و الجماعت مقلدین نامہ اور جو کو نہ ماننا چاہئے۔

اب حضرات صحابہ کرام و نقباء عظام اور محدثین کی عبادت ہے بھی نظر اہل لیجئے تاکہ مسئلہ واضح طور پر سامنے آجائے۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

”کہ جو کوئی اپنی بیوی کو ایک مجلس میں نہیں علاقیں دے تو وہ جائز ہو جائے گی، اب دوسرے شوہر سے نکاح کئے بغیر پہلے شوہر کیلئے طالع نہ ہوگی۔“ (مستوفی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ص ۱۲)

حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جملہ اہل بیت کا فتویٰ

”کہ اہل رسول ﷺ کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ جو شخص ایک کمر سے نہیں علاقیں دے گا اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی لہذا اس سے بیستری کی ہو جائے گی۔“

بلکہ تمام اہل بیت کے علماء حضرت سیدنا امام حسین، زین بن علی، محمد بن علی ابیہاشر، محمد بن عمر بن علی، جعفر بن محمد، عبداللہ بن حسن، اور حضرت محمد بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین، سب کے نزدیک تین علاقیں نہیں ہی شمار ہوتی ہیں۔“ (مستوفی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ص ۱۲)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فتویٰ

”کہ میں نے رسول ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں اگر ایک

بارگی نہیں ملائیں دے دے چکا پھر اس پر کیا فیصلہ ہو تا رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر تم اپنے رب کی نافرمانی کرتے اور تمہاری بیوی تم سے جدا ہو جاتی۔" (صحیح بخاری، سنن مسند، دار الفکر)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

مگر ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین ملائیں دی ہیں اس پر حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں بعض لوگ اپنی ناک کو گندگی سے آلودہ کرتے ہیں پھر میرے پاس آتے ہیں مسئلہ پر چہنچہ کرتے، ہاں تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تمہاری بیوی تم پر حرام ہو گئی۔" (کتب ۱۱، ص ۱۵۹)

حضرت امام طاہوس بن کیان رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

بعض غیر مقلدین خارج از مذہب نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نہیں ملائیں ایک واقعہ ہونے کی نسبت کی ہے وہ غلط اور بھوت ہے کیونکہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فتویٰ لا پر گزر چکا ہے اب ان کے حامی شاکر حضرت امام طاہوس بن کیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کہ جو ان کی طرف نہیں ملائیں ایک ہونے کے قول کی نسبت کرتے ہیں وہ بھوت کہتے ہیں۔" (۱۱۱ فتاویٰ علیہما السلام، ص ۱۲)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

"کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ قرآن کریم کا کلام اس امر کی طاقت کرتا

ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو تین ملائیں دے دیں مگر اس سے کہ اس نے اس سے ہم بستری کی ہو یا نہ کی ہو تو وہ عورت اب اس شخص کے لئے حلال نہیں ہو سکتی وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرے۔"

کتب ۵۵۵ صفحہ ۱۲۳ نمبر ۱۲۳

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

"جس شخص نے ایک ہی کمر میں تین ملائیں دے دیں تو بے شک اس نے جہالت کا ارتکاب کیا مگر اس کی بیوی اس پر حرام ہو جانے کی وجہ سے اس کے لئے وہ بھی حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرے۔" (کتب ۵۵۵ صفحہ ۱۲۳)

حضرت محمد بن اسماعیل امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

"اہل علم نے فرمایا کہ اگر تین ملائیں ایک کمر میں دی جائیں تو اس سے حرمت خلیفہ آج بھی ہے بیوی حرام ہو جاتی ہے۔" (امدادی شریعت ۵۵۵ صفحہ ۱۲۳)

حضرت امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی حنفیؒ کا فتویٰ

"سیرۃ النبیین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب لوگوں سے اس بارے میں خطاب فرمایا اور ان میں جناب رسول پاک ﷺ کے صحابہؓ بھی موجود تھے جو بخوبی جانتے تھے کہ اس سے قبل رسول پاک ﷺ کے زمانے مبارک میں اس کے حلق کیا ہوتا رہا؟ لیکن ان میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا اور نہ کسی نے حضرت سیدنا عمر فاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس حکم کو نہیں مانتا تو یہ ایک بہت بڑی جھٹ ہے کہ اس کے خلاف جو پہلے ہو جا رہا ہو منسوخ ہے کیونکہ جب رسول پاک ﷺ کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم ایک مجلس پر حلق ہو جائیں تو وہ لازماً جنت ہے اور جس طرح نقل ہے ان کا اجماع کہ وہ خطائے پاک ہے اسی طرح رائے پر بھی ان کا اجماع کہ وہ خطائے بڑی ہے۔ (شرح مسلم، ج ۱، ص ۱۷۰)

حضرت امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جمہور علماء اہلسنت والجماعت کا جن میں حضرات تابعین کرام، تابع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اور بعد کے حضرات بھی شامل ہیں یہ مذہب ہے کہ تین عطا فیہ تین ہی ہوں گی اور یہی امام ہونے والی امام سفیان ثوری، امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم تابعین وغیرہ کا مذہب ہے۔“ (امام ترمذی شرح حدیث سنن، ص ۱۰۰)

حضرت امام ابن ہمام عینی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جمہور حضرات صحابہ کرام تابعین عظام اور ائمہ مسلمین رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ مذہب ہے کہ تین عطا فیہ تین ہی ہوں گی اس بات پر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔“ (امام ترمذی، ج ۱، ص ۱۰۰)

حضرت علامہ آلوسی سید محمود بغدادی عینی کا فتویٰ

”جب حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے تو بغیر کسی نص کے تو یہ نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ جمہور علماء اہلسنت والجماعت کا بھی

ایک پر اتفاق ہے ”ساروح مطلقاً ماحضہ“

حضرت امام زرکانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جمہور علماء اہلسنت والجماعت تین طلاقیں کے نالذ ہونے کے قائل ہیں اس پر اجماع ہے اور اس کے خلاف قول شاذ ہے اس کی طرف اقلات ہی نہیں کیا جاسکتا“۔ (زرکانی شرح مسند امام مالک ماحضہ ص ۱۱۷)

حضرت ابو زکریا بن یحییٰ بن شرف امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جس شخص نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھ پر تین طلاق ہے تو امام عظیمہ ہر ضیفہ امام مالک امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور جمہور مفسرین غلبہ کا یہ عقیدہ ہے کہ تین طلاقیں عیود واقع ہوں گی“۔
(شرح مسلم ج ۱ ص ۱۴۷)

حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”مقلدین اگرچہ اربعہ کا یہی مذہب ہے کہ جو تین طلاقیں رونق دہی جائیں تو وہ تین ہی شمار ہوتی ہیں“۔ (مسند مسک النعمان ص ۱۰۵)

حضرت امام حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی کا فتویٰ

”قرآن حد اور اسی طرح تین طلاقیں کے تین ہونے پر اسیر المؤمنین

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اختلاف و
اجماع واقع ہو چکا تھا اور ان کا اجماع خود اس بات پر دال ہے کہ ان کو کاتب
کاظم ہو چکا تھا۔ اگرچہ اس سے پہلے بعض کو اس کا علم نہ ہو سکا ہو تاہم جو
شخص اس اجماع کے بعد اس کی مخالفت کرتا ہے تو وہ اجماع کا منکر اور اس
کا تارک ہے اور جمہور اہلسنت والجماعت کا اختلاف ہے کہ اجماع کے بعد
و اختلاف پیدا کرنا حرام و رد ہے۔ "درع الہدی شرح منہاج شریف" ج ۱ ص ۱۹۳

حضرت امام محمد بن عبدالرحمن دمشقی شافعیؒ کا فتویٰ

”حضرت انور اربعہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم کاس بات پر اختلاف ہے کہ جس صورت کو عادت میں طلاق دہی مکنی ہو جب کہ اس سے ہم بہتری ہو سکی ہو یا ایسی حالت میں طلاق دہی مکنی ہو جس میں اس سے ہم بہتری کی مکنی ہو تو یہ کلامی تو حرام ہے مگر کلام طلاق واقع ہو جانے کی طور اسی طرح تین طلاقوں کا جمع کرنا بھی حرام ہے لیکن واقع ہو جائیگی۔“

(بسم الله الرحمن الرحيم)

حضرت امام حافظ ابن القیم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بیٹوں امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ دیکھا کہ لوگوں نے غلامی کے معاملہ میں بدلتا نہیں غلاموں کو دے کر عاقبت کاشتوت پیش کرنا شروع کر دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ راشد اور ان کے دیگر رفقاء کی زبان پر شریعت اور عقیدہ کی رو سے یہ حکم جاری اور ساری کر دیا کہ جو چیز لوگوں نے اپنے اوپر لازم کر رکھی ہے اس کا اجر و ثواب اور عقاب نہ کر دیا جائے۔ (اصول فقہی ج ۱ ص ۱۷۷)

حضرت امام بدر الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی البعلی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”تین طاقیں جو بچی کو بہتری سے پہلے دی جائیں یا بعد کو دی جائیں
دو نوں مسورتوں کا حکم ائمہ اربعہ کے نزدیک ایک ہی ہے۔ وہ یہ کہ دو بچی
اس شوہر پر حرام ہو جاتی ہیں اور جب وہ علماء اہلسنت والجماعت کا یہ قول
ہے۔“ (مختصر الفتاویٰ ص ۱۲۴)

حضرت قاضی محمد بن علی امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”کہ جب وہ تین عین اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت اور ائمہ اربعہ
اور اہل بیت کا ایک حاکم جن میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی
طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں لیکن مذہب ہے کہ تینوں طاقیں
واجب ہو جاتی ہیں۔“ (اعلیٰ مدارک ص ۱۲۴)

حلالہ شرعی کی تشریح

قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ اگر شوہر بچی کو تیسری طلاق دے دے تو وہ اس کے
لئے حلال نہیں رہتی، یہاں تک کہ وہ عورت اعدت کے بعد اور سرے شوہر سے
نکاح صحیح کرے (اور نکاح کے بعد وہ سر شوہر اس سے محبت کرے یہ شرط ہے باہر
جائے یا ازغف و طلاق دے دے اور اس کی عدت گزر جائے۔ تب یہ عورت پہلے شوہر
کے لئے حلال ہوگی اور وہ اس سے دوبارہ نکاح کر سکے گا یہ حلالہ شرعی ہے۔

تین طلاق کے بعد عورت کا کسی سے اس شرط پر نکاح کر دینا کہ وہ محبت کے بعد

طلاق دے دے گا۔ یہ شرط داخل ہے اور حضور رسول پاک ﷺ نے ایسا حلال کرنے والے اور کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے جنہم ملعون ہونے کے باوجود اگر وہ سراسر شوہر محبت کے بعد طلاق دے دے تو عورت کے بعد عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے گی۔ اور اگر وہ محبت کے بغیر طلاق دے دے تو عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

اور اگر دوسرے مرد سے نکاح کرتے وقت یہ نہیں کہا گیا کہ وہ محبت کے بعد طلاق دے دے گا۔ لیکن اس شخص کا اپنا خیال یہ ہو کہ وہ اس عورت کو محبت کے بعد نکاح کر دے گا تو یہ صورت موجب لعنت نہیں۔ اسی طرح اگر عورت کی نیت یہ ہو کہ وہ دوسرے شوہر سے طلاق حاصل کر کے پہلے شوہر کے گھر میں آباد ہونے کے لائق ہو جائے گی تب بھی مکذوب نہیں۔

حلالہ کے مکروہ تحریمی ہونے کی صورت

ہدایہ اور فقہ کی دیگر کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حلالہ کو زبان سے مشرود کیا گیا ہو یعنی مجلس اس عورت سے کہ جس کو اس کا شوہر نہیں طلاق دے چکا ہو یہ کہے کہ میں تم سے اس لئے نکاح کرتا ہوں کہ تمیں اس شوہر کے لئے کہ جس نے تمیں طلاق دی ہے، حلال کروں اسنہی میں تم سے صرف اس لئے نکاح کرتا ہوں کہ میں ہمارے بعد تمیں طلاق دے دوں تاکہ تمہارے پہلے شوہر کے لئے تم سے دوبارہ نکاح نہ ہو حلال ہو جائے ایادہ عورت مجلس سے ہوں کہے کہ میں تم سے اس لئے نکاح کرتی ہوں کہ میں اپنے پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جاؤں تو اس صورت میں حلالہ مکروہ تحریمی ہو گا۔ پس اگر زبان سے یہ نہ کہا جائے مگر نیت میں یہ بات ہو تو پھر مجلس نہ قابل سواغہ ہو گا اور نہ لعنت کا سہرہ ہو گا کیونکہ اس صورت میں یہ غی کہا جائے گا کہ اس کا مقصود راسل اصلاح احوال ہے۔

حضرت امام کمال الدین ابن حام فضلی رحمہ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر اس صورت نے کہ جس کو تمہیں ملائم رہی جائے گی میں غیر کفر سے اپنے دل کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا اور پھر اس نے اس کے ساتھ جماع بھی کر لیا۔ تو اس صورت میں پہلے شوہر کے لئے محلل نہیں ہوگا۔ چنانچہ فقہی اسی قول پر ہے۔

محلل اور محللہ پر رسول پاک ﷺ کی طرف سے لعنت

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحلل والمحلل لہ
 ”حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے محلل اور محللہ پر لعنت فرمائی ہے۔“

(مشکوٰۃ شریف کتاب طلاق ص ۱۶)

اب یہاں ”المحلل والمحللہ“ میں دو باتیں سمجھنے کی ہیں!

پہلی بات:

پہلی بات یہ ہے کہ بشرط طلاق نکاح کرنا کیسا ہے۔ تو یہ بات بالاعتقاد مذکورہ ہے اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے۔

دوسری بات:

اگر اس طرح بشرط طلاق کسی نے نکاح کر لیا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت:

بغیر شرط طلاق کے نکاح کیا صرف اس کے دل میں تھا کہ میں جماع کرنے کے بعد

طلاق دے دوں گا تو اس مسئلہ کے بارے میں حضرات انہر احناف رحمہم اللہ کی کتب فقہ میں تحریر ہے کہ یہ صورت نہ سو م نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ شاید اس پر ثواب بھی مل جائے۔

دوسری صورت:

اگر بشرط طلاق نکاح کیا کہ جماع کے بعد اس کو طلاق دوں گا اس صورت میں اختلاف ہے کہ یہ نکاح منعقد ہو گا یا نہیں پھر اگر نکاح منعقد ہو گیا تو یہ شوہر اہل حلل کے طلاق ہو جائے گی یا نہیں۔

حضرات انہر احناف رحمہم اللہ کے نزدیک یہ نکاح منعقد ہو جائے گا اگرچہ یہ شرط باطل ہے اور اگر شوہر اپنی نے جماع کر کے طلاق دے دی یا انتقال ہو گیا تو یہ صورت شوہر اہل حلل کے لئے حلال ہو جائے گی اس کی دودھیلیں ہیں۔

پہلی دلیل:

پہلی دلیل یہی حدیث ہے کہ نکاح جہلی منعقد نہ ہوتا تو نکاح جہلی حلال اور شوہر اہل حلل نہ نہیں بنے گا۔

دوسری دلیل:

حضرت محدث عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ اسیر المؤمنین حضرت سیدۃ عمرہ روق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بشرط طلاق نکاح کیا تھا حضرت سیدۃ عمرہ روق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو ارشاد فرمایا کہ تم اس نکاح پر قائم رہو یا طلاق دو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔

حضرات ائمہ احناف، مجہد، حنفیہ، حنفیہ کا استدلال یہ ہے کہ جب دوسرے شوہر کو نکاح پر قائم رہنے کا حکم دیا تو مطلق ہوا کہ یہ بات علامت ہے اس بات کی کہ امیر المؤمنین حضرت سیدہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس نکاح کو جائز سمجھتے تھے تو اس صورت سے جملہ بھی جائز ہے تو طلاق دینے سے شوہر اقل کے لئے حلال بھی ہو جائے گی۔

مجبور ابلیست و ایمانیت مطلقہ، مجہد، حنفیہ کے نزدیک اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تو اس شخص کی بیوی پر طلاق مفقود ہو جائے گی چاہے وہ تین طلاقیں متفرق دی ہو یا مجتمع طور پر دی گئی ہو چاہے ایک لفظ کے ساتھ دی ہو یا کئی الفاظ کے ساتھ چاہے ایک مجلس میں دی گئی ہو یا کئی مجلسوں میں بہر حال رجوع کی اب کوئی گنجائش نہیں اب یہ صورت بغیر طلاق کے شوہر اقل کے لئے حلال نہیں ہوگی جب دوسرے شوہر سے نکاح کیا تو پھر دوسرے شوہر نہیں ہیں۔

پہلی صورت:

دوسرے شوہر نے بعد جماع طلاق دی یا بعد جماع انقضاء ہو گیا تو یہ پھر شوہر اقل کے لئے حلال ہو جائے گی۔

دوسری صورت:

دوسرے شوہر نے قبل جماع طلاق دی یا قبل جماع انقضاء ہو گیا تو حلال نہیں ہوگی اس صورت کے متعلق اس حدیث سے مطلق ہوا کہ شوہر اقل کے لئے حلال ہونے کی شرط جماع ہے۔ یہ مجبور ابلیست و ایمانیت مطلقہ، مجہد، حنفیہ کا مذہب ہے۔
اللہ تعالیٰ جل جلالہ و ہم نواں قریب مسلمانوں کو صحیح صحیح دینی کے احکامات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

اور ہر قسم کی خطرات دگرہری سے بچنے اور بچانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

وصلی اللہ تعالیٰ علی عمرہ علقہ محمد

والا وصحبہ اجمعین

ربانہ التوفیق

غاک ذہن ضلیم شفیق الامت

ماہی و غالی عمر جادوے عثمان یمن علی منہ

۱۵ / شعبان ۱۴۴۱ھ ۲۰۲۱ء



پاسبانِ حق @ یا موڈ اسٹ کام

Telegram CHANNEL:

<https://t.me/pasbanehaq1>

تصانیف

محمد جاوید عثمان مسکن

خلیفہ بہار

شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

○ مناجات مصطفیٰ ﷺ (ازہر طبع)

○ تہجد اور چالیسویں کی شرعی حیثیت

○ نذر جنازہ کے بعد کی دعا کا حکم

○ درود و سلام پر مفضل منکلم

○ قرآن و سنت کی روشنی میں میں اچھا ثواب کی میت

○ ایک مجلس کی تین حقائق

○ مدینہ منورہ کی عظمت و محبوبیت

○ فرض نمازوں کی بعد از نماز دعا کا ثبوت

○ اسلام اور فلاح (ازہر طبع)

○ شعبان کی پندرہویں رات کی حقیقت

— ملنے کا پتہ —

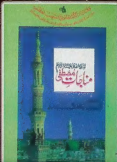
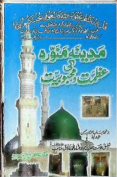
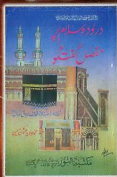
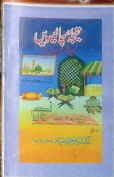
اسلامی کتب خانہ

آغا خان بنوری ٹاؤن، کراچی نمبر ۵

تذاتیہ محمد جاوید عثمان مسکن

قلیہ ہار

شیخ الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب سکروری رحمۃ اللہ علیہ



ملنے کا پتہ :-

اسلامی کتب خانہ
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی نمبر ۵